وبائی امراض

توجیہات و بشارات

حافظ عبید الرحمن عبدالستار گوندل

منہاج النبوۃ

بسم الله الرحمن الرحيم

ان الحمد الله نحمده ونستعينه ، ونستغفره ، ونعوذ بالله من شرور انفسنا، ومن سيئات أعما لنا، من يهده الله فلا مضل له ، ومن يضلل فلاهادى له، وأشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريک له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

أما بعد!

امراض، طاعون اور وبائیں اللہ تعالی کی مخلوق ہیں جن میں اللہ تعالی نے بہت سی آیات وعبر رکھیں ہیں، یہ کفار کے لیے عذاب ہیں اور مومنین کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے آزمائش ہیں، اگر وہ اس پر صبر کریں اور اجر کی امید رکھیں تو اللہ تعالی ان کو اجر عطا فرماتا ہے، ان کے گناہ معاف فرماتا ہے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ]

"اور ہم ضرور تمہیں خوف اور فاقہ میں مبتلا کر کے، نیز جان ومال اور پھلوں کے خسارہ میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ اور (اے نبی!) ایسے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ جنہیں جب کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو بے شک اللہ ہی کے ہیں، اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگوں پر اللہ کی نوازشیں اور رحمت ہوتی ہے، اور یہی لوگ سیدھی راہ والے ہیں۔"

[البقرة:155-157]

اس مناسبت سے چند توجیہات وبشارات ملاحظہ کیجیے:

ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالی کے حکم سے ہوتا ہے،اور مسلمان تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اس کائنات میں جو کچھ ہو چکا، جو ہو رہا ہے اور جو جو ہونے والا ہے لکھ دیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

[مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ]

”جو مصیبت بھی زمین پر نازل ہوتی ہے یا تمہاری جان پر تو وہ لوح محفوظ میں قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں لکھی ہوئی ہے، بے شک ایسا کرنا اللہ کے لئے آسان ہے۔“

[سورة الحديد: 22]

اور ارشاد فرمایا:

[قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ]

”کہہ دے ہمیں ہر گز کوئی نقصان نہ پہنچے گا مگر جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا، وہی ہمارا مالک ہے اور مومنوں کو صرف اللہ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔“

[سورة التوبة: 51]

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا

[يَا بُنَيَّ! إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ، حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ, سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اكْتُبْ! قَالَ: رَبِّ! وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ .يَا بُنَيَّ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي]

’’اے میرے بیٹے! تم اس وقت تک ایمان کی حقیقت کا مزہ نہیں پا سکتے جب تک تم یہ نہ جان لو کہ تمہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا فرمائی وہ قلم تھی۔ پھر اس سے فرمایا کہ لکھو۔ اس نے کہا: اے میرے رب! کیا لکھوں؟ اللہ تعالی نے فرمایا: قیامت قائم ہونے تک ہر ہر چیز کی تقدیر لکھو۔‘‘ اے میرے بیٹے! بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے ’’جو شخص اس کے سوا (کسی اور عقیدے) پر مرا وہ مجھ سے نہیں۔‘‘

[سنن ابوداود: 4700]

اور جو تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا اس کا ایمان مقبول نہیں

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

[وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَ اللهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ]

’’اس ذات کی قسم جس کے ساتھ عبداللہ بن عمر قسم اٹھاتا ہے! اگر ان (منکرین تقدیر) میں سے کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے تو اللہ تعالی اس کی طرف سے اس کو قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تقدیر پر ایمان لے آئے۔‘‘

[صحيح مسلم: 8]

جب ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالی کے حکم سے ہوتا ہے تو ہمیں ہر حال میں اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے، اسی سے مدد طلب کرنی چاہیے اور اسی پر توکل کرنا چاہیے

ارشاد باری تعالی ہے:

[مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ]

''کوئی مصیبت اللہ کے حکم کے بغیر نہیں پہنچتی اور جو اللہ پر ایمان لے آئے اللہ تعالی اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

[سورة التغابن: 11]

اور ارشاد فرمایا:

[وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ]

''اور اگر اللہ آپ کو کسی تکلیف میں مبتلا کر دے تو اس کے علاوہ کوئی اسے دور نہیں کر سکتا، اور اگر وہ آپ کے لیے کوئی بھلائی چاہے تو اس کے فضل و کرم کو کوئی روک نہیں سکتا، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل عطا کرتا ہے، اور وہ بڑا مغفرت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

[سورة يونس: 107]

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر پیچھے سوار تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

[يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظْ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلْ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتْ الصُّحُفُ]

''اے بچے! میں تمہیں چند اہم باتیں سکھاتا ہوں، تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تم اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف

اللہ سے مانگو، جب تم مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو، اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لئے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔"

[سنن ترمذی: 2516]

ہمیں یہ جان لینا چاہیے ہمارے اوپر جو مصیبتیں اور بلائیں آتی ہیں یہ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہیں

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ]

"اور تمہیں جو مصیبت بھی لاحق ہوتی ہے، تو وہ تمہارے کئے کا نتیجہ ہوتی ہے اور اللہ بہت سے گناہوں سے در گزر کر دیتا ہے۔"

[سورة الشورى: 30]

اور ارشاد فرمایا:

[ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ]

"بحر و بر میں فساد پھیل گیا ہے جس کی وجہ لوگوں کے اپنے کمائے ہوئے اعمال ہیں، تاکہ اللہ تعالی لوگوں کو ان کے کچھ اعمال کا مزا چکھا دے۔ شاید وہ ایسے کاموں سے باز آ جائیں۔"

[سورة الروم: 41]

نبی کریم ﷺ نے طاعون اور دوسرے مہلک امراض کی سبب بیان فرمایا

[لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ، وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا]

''جب بھی کسی قوم میں فحاشی علانیہ ہونے لگتی ہے تو ان میں طاعون اور ایسی بیماریں پھیل جاتی ہیں جو ان کے گزرے ہوئے بزرگوں میں نہیں ہوتی تھیں۔''

[سنن ابن ماجه: 4019]

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گناہوں سے سچی توبہ کریں اور اللہ تعالی کی نافرمانیوں سے بچیں۔

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ]

''اے مومنو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو، تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

[سورة النور: 31]

اور فرمایا:

[أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ]

''کیا وہ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہر سال ایک یا دو بار کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا کئے جاتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ عبرت حاصل کرتے ہیں۔''

[سورة التوبة: 126]

تندرستی کو غنیمت جان کر اچھے اعمال کریں اس سے پہلے کہ بیماری آن پکڑے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ]

''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔''

[صحيح البخارى: 6412]

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ]

''اللہ تعالی جس کے ساتھ خیر و بھلائی کرتا ہے اسے کچھ مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

[صحيح البخارى:5645]

اللہ تعالی اپنے بندوں کو اس لیے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تاکہ ان کو گناہوں سے پاک کرے اور ان کے درجات بلند فرمادے۔ اسی لیے سلف میں سے کسی نے فرمایا ہے: اگر دنیا میں مصیبتیں نہ ہوتیں تو ہم قیامت کے دن مفلس ہوتے۔

مرض لاحق ہونے پر صبر کرنا اور اللہ تعالی سے اجر کی امید رکھنا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ]

”مومن کا معاملہ عجیب ہے،اس کا ہر معاملہ بھلائی کا ہے،اور یہ بات مومن کے سوا کسی اور کو میسر نہیں،اسے خوشحالی ملے تو شکر کرتا ہے پس یہ اس کے لیے اچھا ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچے تو(اللہ کی رضا کے لیے) صبر کرتا ہے،پس یہ بھی اس کے لیے اچھا ہوتا ہے۔“

[صحیح مسلم؛ 2999]

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

[اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هِرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاءَكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ]

”پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو،جوانی کو بڑھاپے سے پہلے،صحت کو بیماری سے پہلے،مالداری کو محتاجی سے پہلے،فراغت کو مشغولیت سے پہلے،اور زندگی کو موت سے پہلے۔“

[مستدرک حاکم:7846]

جب کوئی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو کیا کہے؟

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ رَأَى مُصَابًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلاءُ أَبَدًا]

”جس نے مصیبت میں گرفتار کسی شخص کو دیکھا اور کہا:[الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلا] ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے،اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے بندوں پر اس نے مجھے فضیلت عطا فرمائی۔ تو اسے کبھی یہ مصیبت نہیں آئے گی۔“

[مسند البزار: 5838]

مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا آہستہ پڑھنی چاہیے تاکہ وہ سن نہ لے ورنہ اسے رنج ہو گا۔

طاعون

[عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ]

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”یہ ایک عذاب ہے، اللہ تعالی جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے لیکن اللہ تعالی نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت بنادیا ہے، اگر کسی شخص کی بستی میں طاعون پھیل جائے اور وہ صبر اور اللہ تعالی سے اجر کی امید کرتے ہوئے وہیں ٹھہرا رہے کہ ہو گا وہی جو اللہ تعالی نے قسمت میں لکھا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔“

[صحیح البخاری: 3474]

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ]

”طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔“

[صحیح البخاری: 2830]

*طاعون خاص ہے اور وباء عام ہے۔ طاعون ایک خاص قسم کا پھوڑا ہے جو بغل کے پاس یا جسم کے کسی حصے میں نکلتا ہے اور عضو کو فاسد کر دیتا ہے۔ اور وباء ہر وہ مرض جو کسی علاقے کے لوگوں میں سرعت کے ساتھ پھیل جائے۔ ہر طاعون وباء ہے مگر ہر وباء طاعون نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونِ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوهَا، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلاَ تَخْرُجُوا مِنْهَا]

''جب تم سن لو کہ کسی جگہ طاعون کی وبا پھیل رہی ہے تو وہاں مت جاؤ لیکن جب کسی جگہ یہ وبا پھوٹ پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو اس جگہ سے مت نکلو۔''

[صحيح البخاری: 5728]

کیا بیماری متعدی ہو سکتی ہے؟

بیماری ایک شخص سے دوسرے شخص میں اللہ تعالی کے حکم سے منتقل ہو سکتی ہے، اور نبی کریم ﷺ کا فرمان کہ [لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ] کوئی بیماری متعدی نہیں اور نہ بد شگونی لینا جائز ہے۔[صحيح البخاری:5723] اس میں آپ ﷺ نے عرب میں پائی جانے والی بد عقیدگی کی نفی کی ہے جو سمجھتے ہیں کہ بیماری بذات خود ایک شخص سے دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: [لَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ] بیمار اونٹوں والا صحت مند اونٹوں والے (چرواہے) کے پاس اونٹ نہ لے جائے۔ [صحيح مسلم: 2221] پس بیماری اللہ کے حکم سے منتقل ہو سکتی ہے۔

بیماری کو برا نہ کہا جائے

رسول اللہ ﷺ (ایک انصاری خاتون) ام سائب یا ام مسیب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: بخار ہے، اللہ تعالی اس میں برکت نہ دے! آپ ﷺ نے فرمایا:

[لَا تَسُبِّي الْحُمَّى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ]

"بخار کو برا نہ کہو، یہ اولاد آدم کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔"

[صحيح مسلم؛ 3469]

اسی طرح وبائی امراض پھیلنے پر اس پر مزاح کرنا بیہودہ اور بے مقصد گفتگو کرنا بہت قبیح عمل ہے جو ایک مسلمان کے شایان شان نہیں بلکہ ایسے مواقع پر اللہ تعالی کے سامنے عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنا چاہیے اور اس سے معافی وعافیت کا سوال کرنا چاہیے۔

عام حالات میں عموما اور وبائی امراض پھیلنے پر خصوصا جھوٹی خبریں پھیلانے اور لوگوں کو خوف میں مبتلا کرنے سے باز رہنا چاہیے، اگر کوئی ناگہانی حادثہ پیش آئے تو اسے اللہ تعالی، اسکے رسول ﷺ اور اہل علم کی طرف لوٹانا چاہیے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا]

’’اور جب انہیں امن وخوف کی کوئی خبر ملتی ہے تو اسے پھیلانا شروع کردیتے ہیں، حالانکہ اگر اسے رسول اور ذمہ داروں کے سپرد کردیتے، تو ان میں سے تحقیق کی صلاحیت رکھنے والے اس کی تہہ تک پہنچ جاتے، اور اگر اللہ کا تم پر فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، تو چند لوگوں کے سوا تم سبھی شیطان کی اتباع کرنے لگتے۔‘‘

[سورة النساء:83]

مصیبت پڑنے پر موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ المَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ فَاعِلًا، فَلْيَقُلْ: **اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الوَفَاةُ خَيْرًا لِي**]

’’کسی تکلیف میں مبتلا ہونے پر تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے اور اگر موت کی تمنا کرنی ہی ہے تو یہ کہنا چاہیئے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھ کو موت دے۔‘‘

[صحيح البخارى: 5671]

اپنے لیے بددعا نہ کریں، اور نہ ہی اللہ تعالی سے کہیں کہ مجھے میرا عذاب دنیا میں ہی دے دیجیے بلکہ اللہ تعالی سے معافی، عافیت اور دنیا وآخرت کے بھلائی کا سوال کریں

[عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ

نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو لاغر ہو کر چوزے کی طرح ہو گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تم اللہ تعالی سے کسی چیز کی دعا کرتے تھے یا اس سے کچھ مانگتے تھے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں کہتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے ابھی دنیا ہی میں دے دے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! تم میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ (یا فرمایا) تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ کیوں نہ کہا: [اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّار] ” اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائی تو اس نے اس شخص کو شفا عطا فرما دی۔“

[صحيح مسلم: 2688]

موت سے نہ ڈریے، موت اپنے مقررہ وقت پر آنی ہے

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ]

”ہر امت کے لیے ایک وقت معین ہے پھر جب ان کا وقت آجاتا ہے تو وہ ایک گھڑی نہ پیچھے ہوتے ہیں اور نہ آگے نکل سکتے ہیں۔“

[الاعراف: 34]

اور فرمایا:

[وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا]

”کوئی نفس اللہ تعالی کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا، وقت مقرر لکھا ہوا ہے۔“

[آل عمران:145]

اور فرمایا:

[وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ]

”اور جب کسی شخص کی موت کا وقت آجائے گا تو اللہ اسے ہر گز مہلت نہیں دے گا، اور تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اس کی پوری خبر رکھتا ہے۔“

[المنافقون: 11]

اللہ تعالی سے حسن ظن رکھا جائے، اور برے گمان سے بچا جائے

ارشاد باری تعالی ہے:

[إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ]

”بے شک اللہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا اور لیکن لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔“

[سورة يونس: 44]

اور فرمایا:

[إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ]

”بیشک اللہ تعالی ایک ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔“

[سورة النساء: 40]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ]

”(اللہ تعالی) سے حسن ظن رکھنا اچھی عبادت میں سے ہے۔“

[سنن ابوداود: 4993]

جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا:

[لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ]

”تم میں سے ہر شخص کو اسی حالت میں موت آئے کہ وہ اللہ کے سے حسن ظن رکھتا ہو۔“

[صحيح مسلم: 2877]

اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس نہ ہوا جائے

ارشاد باری تعالی ہے:

[وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ]

”اپنے رب کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ لوگ ہی ہوتے ہیں۔“

[سورة الحجر: 56]

اور ارشاد فرمایا:

[فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا]

’’پس یقینا مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔‘‘

[سورة الانشراح: 5-6]

اور ارشاد فرمایا:

[وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ]

’’جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔‘‘

[سورة الطلاق: 3]

صبر کا دامن نہ چھوڑیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ]

’’کسی مسلمان کو کانٹا چبھ جائے یا اس سے بڑھ کر (تکلیف) ہو تو اس کے لیے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔‘‘

[صحيح مسلم:2572]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ]

"مومن کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، یا تھکاوٹ، یا بیماری، یا غم حتی کہ کوئی فکر بھی جو اسے فکر مند کر دے تو اس کے بدلے اس کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔"

[صحيح مسلم:2573]

بیماری میں دنیاوی نعمتوں پر حسرت وافسوس نہ کریں بلکہ آخرت میں اللہ تعالی نے اپنے نیک بندوں کے لیے جو تیار کر رکھا ہے اسے سامنے رکھیں تاکہ دنیاوی نعمتیں فوت ہونے پر افسوس نہ ہو

ارشاد باری تعالی ہے:

[اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ]

"جان لو کہ بے شک دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل ہے اور دل لگی ہے اور بناؤ سنگار ہے اور تمھارا آپس میں ایک دوسرے پر بڑائی جتانا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے، اس بارش کی طرح جس سے اگنے والی کھیتی نے کاشتکاروں کو خوش کر دیا، پھر وہ پک جاتی ہے، پھر تو اسے زرد دیکھتا ہے، پھر وہ چورا بن جاتی ہے اور آخرت میں (کافروں کے لیے) بہت سخت عذاب ہے اور (مومنین کے لیے) اللہ کی طرف سے بڑی بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔"

[سورة الحديد: 20]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَاذَا يَرْجِعُ]

"دنیا کی مثال آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے اور پھر دیکھے کہ اس کی انگلی سمندر کا کتنا پانی اپنے ساتھ لائی ہے۔"

[سنن ترمذی: 2323]

اللہ تعالی کو ناراض کرنے والی باتیں نہ کی جائیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ، لاَ يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ، لاَ يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ]

"بندہ لاپرواہی میں اللہ کی رضامندی کی ایک بات کہتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک بندہ لاپرواہی میں ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔"

[صحیح البخاری: 6478]

مصیبتوں، بلاؤں اور امراض سے بچنے کے لیے قرآن کی تلاوت کی جائے، نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی دعائیں پڑھیں جائیں اور صبح وشام کے اذکار کی پابندی کی جائے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ البَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ]

”سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیتیں (آمن الرسول سے آخر تک) جو شخص رات میں انہیں پڑھ لے وہ اس کے لیے کافی ہو جاتی ہیں۔“

[صحیح البخاری: 4008]

نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”(قل هو الله أحد)اور معوذتین(قل أعوذ برب الفلق)اور(قل أعوذ برب الناس) صبح اور شام تین تین بار پڑھو تو ہر چیز سے تمہاری کفایت ہو جائے گی۔“

[سنن ابوداود: 5082]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ: يُقَالُ حِينَئِذٍ: هُدِيتَ، وَكُفِيتَ، وَوُقِيتَ، فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ، فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ؟!]

”جب بندہ اپنے گھر سے نکلے اور یہ کلمات کہے: [بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ]”اللہ کے نام سے، میں اللہ عزوجل پر بھروسا کرتا ہوں۔ کسی شر اور برائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل ہونا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔“تو اس وقت اسے یہ کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت ملی، تیری کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا (ہر بلا سے)۔ چنانچہ شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تیرا داؤ ایسے آدمی پر کیونکر چلے جسے ہدایت دی گئی، اس کی کفایت کر دی گئی اور اسے بچا لیا گیا۔“

[سنن ابوداود: 5095]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شام اور صبح کے وقت یہ دعائیں نہ چھوڑا کرتے تھے:

[اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي]

"اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں تجھ سے معافی کا اور دین و دنیا میں اہل و عیال اور مال اسباب میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور میری پریشانیوں سے مجھے امن دے۔ اور میری حفاظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے، اور میں اس بات سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے نیچے سے اچانک پکڑ لیا جائے۔"

[سنن ابن ماجه: 3871]

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ]

"جو شخص صبح و شام تین بار یہ دعا پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی [بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ] "اللہ کے نام سے کہ جس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔"

[سنن ترمذی: 3388]

ناگہانی مصیبت سے بچنے کی دعا:

[اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وفُجَاءَةِ نَقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سُخْطِكَ]

”اے اللہ ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تیری کوئی نعمت چھن جائے یا تیری دی ہوئی تندرستی وراحت پلٹ جائے یا کوئی ناگہانی عذاب آجائے۔ اور تیرے تمام غصے اور ناراضیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

[سنن ابوداود: 1545]

اس کے علاوہ بھی جو دعائیں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں ان کی پابندی کرنی چاہیے۔

کتبه
ابن أبي عبدالله
حافظ عبيدالرحمن عبدالستارگوندل
غفر الله له ولوالديه ولمشايخه وللمسلمين
إمارة الشارقة
5 رجب 1441 هـ الموافق 29 فروری 2020 م